Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۴ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۵ امان ۱۳۵۶ہش ۲۵ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۶۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵۔ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میرے بیٹے عزیز عبد البصیر نون کو اللہ تعالیٰ نے ۴ر مارچ ۱۹۷۷ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "رضوان احمد" رکھا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے اور نیک با اقبال اور خادمِ دین بنائے۔

(عبد السمیع نون ایڈووکیٹ سرگودہا)

میرے داماد بشیر احمد صاحب حیات کا لندن میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

خاکسار کے بڑے بھائی منور احمد صاحب گذشتہ چار ماہ سے ٹانگ میں ریح کی شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہے۔ اب چند دنوں سے بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد کارکن دفتر مینیجر الفضل)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۲۵۔ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی بہت ہے اور ضعف شدید ہے۔

احباب جماعت توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسے ہو کہ تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اسکی رحمت کے آثار نازل ہوں

یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرنے والے ٹھہرو

"سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎ بدنام کنندۂ نکو نامے چند۔ بلکہ ایسے ہو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اسکی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذِ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلۂ پیدائش کی علتِ غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ وما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون میں حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادتِ الٰہی مقصد ہونا چاہیئے اور صرف اسی غرض کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے برخلاف اس کے اَور ہی اَور ارادے اور اَور ہی اَور خواہشات ہیں۔

بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر، اس کی آبپاشی اور شاخ تراشی سے اُسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول بیل بُوٹے لگا کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے رشاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے اُن کو کاٹ کر ضائع کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لئے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کرے گا؟

خدا نے تو بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجا لاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہو گا؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ امان ۱۳۵۶ ہش

۲۵ مارچ ۱۹۷۷ء

دو اہم ذمہ داریاں

یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی جسے اس زمانہ میں اس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارت کے ماتحت اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے معنے یہ ہیں کہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان جو بُعد واقع ہو گیا ہے اُسے دُور کیا جائے تاکہ دُنیا مذہب، روحانیت اور اخلاق کی حقیقت سے آگاہ ہو۔ اسے خدا کی قادر و توانا ہستی پر اور اس کی غیر محدود صفات پر حقیقی ایمان حاصل ہو۔ وہ قبولیت دعا کے نشانات دیکھے۔ اپنے افکار و اعمال کی اصلاح کرے اور یوں قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کرکے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت اور فیض سے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حقیقی معنوں میں امن و آشتی اور اطمینان و سکینت کی وہ جنّت اپنے لئے پیدا کرے جس کے فقدان کی وجہ سے آج دُنیا ہر طرح کے دُکھوں اور تکلیفوں کی آماجگاہ بن چکی ہے اور بُری طرح کفر و الحاد اور ظلمت و گمراہی کے طوفانوں کی لپیٹ میں آگئی ہے۔

بلاشبہ اس آخری زمانہ میں اسلام کی ترقی اور استحکام اور اس کی عظمتِ رفتہ کی بحالی ایک وعدۂ الٰہی ہے جو بہرحال اپنے وقت پر پورا ہو کر رہے گا۔ قرآنِ عظیم نے لیظھرہٗ علی الدّین کلّہٖ کے الفاظ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ

لَو کان الایمان عند الثُّریّا لنالہٗ رجل من ھٰؤلاء

یعنی اگر اس زمانہ میں ایمان زمین سے اُٹھ کر ثریّا پر بھی چلا جائے گا تو میری قوّتِ قدسیہ کے زیرِ اثر اور میرے ہی روحانی فرزندوں کے ذریعہ اسے پھر واپس زمین پر لایا جائے گا۔

یہ ایک بہت بڑی بشارت ہے جو اُمّتِ مُسلمہ کو دی گئی اور اس نے بہرحال پورا ہونا ہے لیکن ہماری خواہش، ہماری تمنّا اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ یہ بشارت ہمارے ہی زمانہ میں اور ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے ہی ذریعہ سے پوری ہو مگر اس خواہش اور تمنّا کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا مورد بنے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کا کارگر ذریعہ یہ ہے کہ ہم پہلے اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت و اصلاح کرنے کی فکر کریں اس کے لئے ہر ممکن تدبیر کو بروئے کار لائیں اور پھر عاجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے یہ عرض کریں کہ الٰہی ہم تو ہر لحاظ سے کمزور ہیں اور ذرّہ ناچیز ہیں تو ہی ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور اپنے دین کی تائید و نصرت کے لئے قربانیاں پیش کرنے اور مقبول رنگ میں دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرما کیونکہ تیرے فضلوں اور تیری رحمتوں کے بغیر تو ہم اس عظیم کام کو سرانجام دینے کا تصوّر تک نہیں کر سکتے! یہی وقت کی وہ اہم ضرورت ہے جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جس وقت مخالفت زوروں پر ہو اس وقت دو ذمّہ داریاں خاص طور پر نمایاں ہو کر الٰہی سلسلوں کے سامنے آتی ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں اجتماعی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے بھی اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں کو سامنے لا کر ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہوئے استغفار کے ذریعہ اس کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں بہرحال ایک اہم ذمّہ داری یہ ہے کہ اپنی اصلاح کے لئے جس حد تک ممکن ہو کوشش کریں اور دوسری یہ ذمّہ داری ہے کہ دعا کریں اور بے حد دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جس غرض سے اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے وہ غرض پوری ہو اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دُنیا میں بلند ہو اور اسلام کا دین تمام ادیانِ باطلہ پر اور تمام ازمز (isms) پر (مثلاً اشتراکیت وغیرہ) غالب ہو۔ اس زمانہ میں ایسا ہونا مقدّر ہے ہمیں اس سے زیادہ خوشی اَور کوئی نہیں پہنچ سکتی کہ ہم تمام مخالفتوں کے باوجود اپنی نگاہ سیدھی اپنے ربّ کی طرف رکھیں اور اسکے حضور جھکیں اور اس سے دعائیں کرتے ہوئے اس کی رحمت اور اس کے پیار کو حاصل کریں۔ پس ایک تو مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور دوسرے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے والا شخص اگر خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل نہیں کرتا تو وہ اپنی اس کوشش اور تدبیر میں کامیاب نہیں ہُوا کرتا اسلئے جہاں اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں وہاں خدا تعالیٰ سے نہایت عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اس کی رحمت، اس کے پیار، اس کے فضل اور اس کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۶ء منقول از الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا درحقیقت وہی قرآن پاک کی تعلیم اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضور کے اسوۂ حسنہ کا نچوڑ ہے۔ الٰہی سلسلوں کی کامیابی کے لئے انہی دو چیزوں کی ضرورت ہُوا کرتی ہے یعنی ایک طرف کوشش اور تدبیر کو اپنی انتہاء تک پہنچا دیا جائے اور دوسری طرف عاجزانہ دعاؤں کو انتہاء تک پہنچا دیا جائے چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس سے بڑھ کر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالیٰ خود اس معاصی سے بچا لیوے مگر یہ بات نری تدبیر سے یا نری دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں سے مل کر حاصل ہو گی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے ایّاک نعبد و ایّاک نستعین۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جو کچھ قویٰ خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں ان سے پورا کام لے کر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تُو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اس حد تک تو مَیں نے اس سے کام لے لیا یہ ایّاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایّاک نستعین کہہ کر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے مَیں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں، وہ بہت نادان ہے جو خدا کے عطا کئے ہوئے قویٰ سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا مُنہ کس طرح دیکھے گا؟" (البدر یکم مارچ ۱۹۰۳ء)

"خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ ادعونی استجب لکم میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا میں کوشش کی۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۶)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ مومن کا کیا ہُوا وعدہ ایسا پختہ ہوتا ہے گویا وہ چیز ہاتھ میں دے دی گئی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اور ہر مومن ایفاءِ عہد کو فرض جانتا ہے اس لئے اِس امر میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ جن مخلصین نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوائے ہوئے ہیں وہ انشاء اللہ العزیز اپنے وعدوں کو ضرور پورا کریں گے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ادائیگی مرحلہ وار ہوتی رہے۔ اس میں آپ کو بھی سہولت رہے گی۔ اس کا ضرور خیال رکھئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مبارک دور

اور

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

(۲)

اسی موضوع پر اصولی رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے جناب مولانا محمد حنیف صاحب ندوی اپنے مضمون "تاثرات" کی دوسری قسط میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"اب سوال یہ ہے کہ اسلام کی تہذیبی اقدار میں زندگی کی روح کیونکر پھونکی جائے اور احیائے اسلام کی تحریک کو کن خطوط میں چلایا جائے ہمارے لئے میں یہ اہم کام علم و عمل کے خانوں میں منقسم ہونا چاہیئے علمی دائرے کی وسعتیں کہاں سے کہاں تک وسعت پذیر ہیں اور اس سلسلہ میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کن کن کوششوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے بحث کے اس پہلو سے ہم بعد میں تعرض کریں گے سردست ہم جس چیز کو غور و فکر کا مدار و محور ٹھہرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کو ایک زندہ فعال اور قابل فہم نظام حیات کی صورت میں پیش کرنے کی غرض سے علمی حد تک ہمیں یک قدم اٹھانا چاہیئے نیز اس ضمن میں اس حقیقت سے آگاہ ہونے کی ضرورت ہے ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے حسن و جمال کے کن کن گوشوں کو مشتاقان دیدار کے سامنے لانا مناسب ہے اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ اس منزل کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں اور واقعی اسلام کو نئے انداز نئی سج دھج اور نئے طریق سے پیش کرنے کے آرزو مند ہیں تو ہمیں پہلے ہی قدم پر اس بات کو مان لینا چاہیئے کہ موجودہ دور میں پرانے علم الکلام سے کام نہیں چلے گا یاد رہے کہ جب تک ہم اپنے اسلاف کا ذہن اس استخفاف کا نہیں ہونا چاہیئے ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آج علم و فن کی جس قدر روشنی ہے اور تہذیب و تمدن کی جس قدر گہما گہمی اور آب و تاب ہے اس میں ہماری خدمات گراں قدر مساعی کا کتنا حصہ ہے آخر ہم اس علم و معرفت کے ان رواں دواں قافلوں کو کس طرح فراموش کر سکتے ہیں جنہوں نے یونانی فلسفہ کی متاع عزیز کو مع مزید اضافے کے ہم تک پہنچایا اور ذہن کی تابش و فروغ کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہر دور چونکہ اپنے ساتھ علوم و معارف لاتا ہے نئی صداقتوں کو جنم دیتا ہے اور نئے شبہات و شکوک اور نئی نئی گمراہیوں کی تخلیق و آفرینش کا بھی باعث ہوتا ہے لہٰذا ہمیں ہر دور کے ساتھ چونکہ فکر و تعمق کے پیمانے اور بیان و اظہار کے انداز اور اسلوب بدلتے رہتے ہیں اس بنا پر جو لوگ ایٹم کے اس دور میں [illegible] مذہب کا احیاء چاہتے ہیں انہیں اپنے خیالات و افکار کی تنظیم کے سلسلے میں فلسفہ و دانش کے جدید ترین اسلحہ سے لیس ہونا پڑے گا اور ان تمام شکوک شبہات کا جائزہ لینا ہوگا کہ جس سے الحاد و لادینی کے رجحانات فروغ پاتے ہیں نیز یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ عقائد و افکار کی ترتیب میں کیا نئی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔

("ثقافت" لاہور مئی ۱۹۶۳ء صفحہ ۳ تا ۴)

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کے اس بیان سے صاف عیاں ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کو جدید علم کلام اور نئے اسلوب بیان سے غیروں کے سامنے پیش کرنے کی کس قدر ضرورت ہے سو یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاندین اسلام کے اعتراضات کا جواب دیتے وقت اور اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابل پیش کرتے ہوئے جن روشن دلائل و براہین، نظریات و عقائد کو جدید علم کلام کی روشنی میں بیان فرمایا ہے وہ واقعی حضور کا عظیم روحانی کارنامہ ہے اور اس میں آپ منفرد حیثیت رکھتے ہیں باقی دنیا حضور کی موجودہ دور میں خوشہ چیں ہے۔

اگر ہمیں مضمون میں مزید طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم قارئین کرام کے سامنے دیگر الفاظ میں بتاتے کہ حضرت بانی سلسلہ حقہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے دلائل و براہین اور جدید روحانی علم کلام سے مذہبی دنیا میں کس قدر حیرت انگیز انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے اور آپ کی شائع کردہ کتب سے کس حد تک اسلام کے ماننے والوں نے فائدہ اٹھایا ہے ایک مثالی ہدیہ قارئین کرتا ہوں جناب غلام حیدر صاحب اپنے رسالہ "تبلیغ" کی ایک اشاعت میں "انتقاد" کے عنوان کے تحت رقمطراز ہیں کہ:۔

"جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم مغفور نے ایک چھوٹی سی کتاب "وید اور قرآن کا مقابلہ" کے نام سے تالیف فرمائی تھی جس میں ممدوح نے نہایت قابلیت اور معقولیت کے ساتھ وید اور قرآن کا مقابلہ کیا ہے اور ویدوں کے مقابلہ میں جناب مرزا کا قلمی جہاد بجائے خود ایک ایسی قابل قدر اسلامی خدمت ہے جس کا اسلامی پبلک شکر گزاری کے ساتھ اعتراف کرتی ہے۔

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کی تصنیفات آریوں کے مقابلہ میں ایک زبردست اور کارگر حربہ کا حکم رکھتی ہیں اس لیئے جو مسلمان آریوں کے ساتھ مذہبی جنگ میں مظفر و منصور ہونا یا ایک غیر مذہب کے متعلق اپنی معلومات بڑھانا چاہتے ہیں انہیں مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تصنیف کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے"

(رسالہ "تبلیغ" لاہور جلد ۱۰ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ)

پس اس زمانہ میں اسلام کو بمقابلہ دیگر مذاہب غالب کر دکھانے کے لئے حضرت کے پیش کردہ دلائل اور علم کلام سے جب تک صحیح معنوں میں فائدہ نہ اٹھایا جائے گا دیگر وسائل سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ پوری آب و تاب سے عمل میں نہیں آ سکتی اب خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ روحانی سلسلہ اور نظام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام عظیم الشان رنگ میں ترقی کرے گا اور کرتا چلا آ رہا ہے

حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے جہاں تو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مذاہب باطلہ کے مقابل بہت سے روحانی حربے استعمال فرمائے ہیں۔ لیکن منجملہ دیگر روحانی حربوں کے ایک کارگر روحانی حربہ آپ نے دعا کی قبولیت کا نشان بھی استعمال فرمایا ہے۔ آپ نے مخالفین اسلام کو بارہا چیلنج دیا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ جس مذہب کو تم نے اختیار کیا ہوا ہے وہ نجات دہندہ اور اپنے ماننے والوں کا تعلق رب السموات والارض کے ساتھ قائم کر سکتا ہے اور ان کی دعائیں عرش الٰہی تک پہنچ کر شرف قبولیت پاتی ہیں تو ایسے لوگ میرے مقابل پر آئیں میرا خدا اس میدان میں بھی مجھے ہی کامیاب و کامران کرے گا اور میری ہی دعائیں بمقابلہ اغیار اسلام شرف قبولیت حاصل کریں گی۔ جس سے یہ حقیقت اور بھی اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ آج صرف اور صرف غلامان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسلام کے سچے خادموں کی دعائیں ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے نہ صرف غیروں کے سامنے ہی دعا کی قبولیت کے نشانہ کو رکھا۔ سر سید احمد خان صاحب مرحوم ایسے دعا کی تاثیرات سے انکار کرنے والے صاحب پر بھی واضح فرمایا کہ دعا اپنے اندر بڑی تاثیرات اور برکات رکھتی ہے اور یہی وہ روحانی حربہ ہے جو موجودہ صدیاں قبل ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان روحانی انقلاب کے پیدا ہونے کا باعث ثابت ہوا۔ چنانچہ اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور کیسے پیارے انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"۔

(برکات الدعا)

غرض اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت و حقانیت کو اور رُجحان درخشندہ کرنے اور دنیا والوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے جو بھی روحانی حربے اختیار کئے حالات نے ثابت کر دیا کہ وہ بالآخر کاری اور کامیاب ثابت ہوئے اور ان سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور ملت اسلامیہ کو عظیم تقویت حاصل ہوئی بلکہ یوں کہئے کہ ان روحانی حربوں کے نتیجہ میں آج کی دنیا میں احمدیت نے اسلامی صداقتوں اور قرآنی عظمتوں کا تاریک دنیا و دلوں اور ملکوں میں ایک روحانی آفتاب طلوع کر دیا ہے جس کی چمک و دمک سے دنیا کے کئی ایک ظلمتکدے جگمگا اٹھے ہیں۔

اگر اس نازک ترین دور میں احمدیت کے علاوہ کسی اور دینی تحریک کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ممکن ہوتی اور اس سے خدا تعالیٰ کے مقدس دین کا مستقبل روشن ہونا ہوتا تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی تحریک اور اس جیسی باقی معرض وجود میں آنے والی تحریکیں اس دور آخر میں کیوں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں اور ان کے جلائے ہوئے چراغ بالآخر کیوں بجھ کر رہ گئے اور کیوں نہ ایسی تحریکوں کی بدولت اسلام کی نشأۃ ثانیہ عملی طور پر ظہور پذیر ہو سکی

ایسی تحریکوں اور اداروں کی ناکامی کی اصل وجہ بیان کرتے ہوئے جناب پروفیسر یوسف سلیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"بیسویں صدی میں ۔۔۔ مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کے لئے جو تحریکیں ہندوستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں برپا ہوئیں وہ سب میری نگاہوں کے سامنے ہیں اور میں نے اپنی آنکھوں سے ان تحریکوں کو ناکام ہوتے دیکھا ہے۔ سبب اس ناکامی کا وہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے یہ تحریکیں برپا کیں ان میں بنیادی نقص یہ تھا کہ اللہ کیا تھا تو ان کا تعلق محض قال تک محدود تھا اور بالفاظ دیگر وہ اسلام کا نام تو لیتے تھے مگر اس کی روح سے بیگانہ تھے اسلام کی روح جیسا کہ میں سمجھتا ہوں محض ارکان اسلام کی رسمی پابندی نہیں ہے بلکہ دل کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کا مشاہدہ یا اس ذات پاک کے ساتھ ایسا شدید قلبی رابطہ ہے جو سالک کو اس مقام پر پہنچا دے جہاں پہنچ کر ہر وقت اللہ ہی پیش نظر رہتا ہے۔ غیر اللہ کی ہستی کالعدم ہو جاتی ہے"

اسلام کی نشأۃ ثانیہ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ ۱۹۶۶ء شائع کردہ دار الاشاعت اسلامیہ امرت روڈ کرشن نگر لاہور

اسی طرح مولانا سید سلیمان ندوی قوموں کی کامیابی و ناکامی کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ :-

"دنیا میں جو قوم بھی اپنے کو امامت و قیادت کے پیش کرتی ہے وہ جب تک اپنے خون کے سمندر میں غوطہ نہیں لگاتی اس منزل کو نہیں پہنچ سکتی اجتماعی ترقی کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے اور وہ جہاد ہے یعنی ہر پہلو کا جہاد نفس کا جہاد، علم کا جہاد، قلم کا جہاد، مال کا جہاد، عقل کا جہاد، جسم کا جہاد اور اس راہ میں جان و مال اور اولاد عزیز اور ہر محبوب سے محبوب اور عزیز سے عزیز متاع کی قربانی۔۔۔۔ لیکن یہ پوری طرح یقین کر لینا چاہئے کہ دنیا میں کسی پیغام یا کسی تحریک و دعوت کی کامیابی نہ رہی یا رہی تو ان مفقود نہ معلوم رہی یا زیادہ صحیح معدوم رہی تو اس پر چلنے کی اخلاقی طاقت باقی نہ رہی یا وہ بھی رہی تو کوئی چلانے والا مرکز اور امام نہ ہوا جو اپنے علم و خلق سے اس کا مقررہ نظام پر انہیں لے چلے اور اگر کوئی ایسا فرد بھی ہوا تو گروہ نصیب نہ اس کی پیروی کی اجازت نہ دی۔ غرض ان تینوں عنصروں علمی قوت۔ اخلاقی قوت اور نظامی قوت کا زوال ان نتائج بد کا موجب ہوتا رہا ہے"

(حکومت الٰہیہ اور علماء و مفکرین صفحہ ۲۶۲ تا صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ مکتبہ ابراہیمیہ گنگنڈی حیدر آباد دکن)

جناب پروفیسر یوسف سلیم صاحب اور مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنے اپنے حقیقت افروز بیان میں قوموں کی ناکامی کی جو وجوہات اور اسباب بیان کئے ہیں اور کامیابی کے لئے جن خاص امور کی نشاندہی فرمائی ہے اگر غور کیا جائے تو آج جماعت احمدیہ کی کامیابی اور دیگر مذہبی تحریکوں کی ناکامی کا باعث یہی امور ہیں سبھی جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے استیصال کے لئے دنیا نے کس قدر زور صرف کیا ہے اور کس شدت کے ساتھ مخالفتوں کے طوفان اٹھے ہیں باوجود ان نامساعد حالات کے احمدیت کا روحانی قافلہ منزل مقصود کی جانب برابر رواں دواں نظر آتا ہے اگر جماعت احمدیت کا روحانی نظام الٰہی منشا کے تحت نہ ہوتا اور اسے تائید آسمانی حاصل نہ ہوتی اور اس کی روحانی قیادت ماموریت باقی اور اس کے خلفاء نہ کرتے تو فی الواقع اس جماعت کا بھی وہی انجام ہوتا جو مسلمانوں کی دیگر اصلاحی تحریکوں کا ہوا جماعت احمدیہ کی ترقی جو کامیابی کا راز بھی اس عملی جہاد میں مضمر ہے جو گذشتہ پون صدی سے جماعت دیوانہ وار کر رہی ہے خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے قیام اور اسلام کی سربلندی اور عالمگیر روحانی غلبہ کے حصول کے لئے آج کے دور میں جماعت احمدیہ جانی و مالی سب کچھ نچھاور کرتی چلی جا رہی ہے اور اس آب و گل کے عالم میں جو روحانی تغیرات اور انقلابات رونما ہوتے دکھائی دے رہے ہیں سچ پوچھو تو یہ سب جماعت حقہ احمدیہ کی عدیم النظیر قربانیوں اور روحانی کارناموں کا ہی نتیجہ ہے ابھی کیا ہے دنیا دیکھے گی کہ کس شان و شوکت کے ساتھ سارے عالم پر توحید خداوندی کا پرچم پوری آب و تاب سے لہراتا نظر آئے گا جب یہ روحانی منظر دیکھنے میں آئے گا تو اس دور میں فقط حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کی اور زمین آسمان کے خالق و مالک خدا تعالیٰ کی ہی ہر سو کبریائی اور عظمت کے گیت گائے جا رہے ہوں گے اور معبودان باطلہ کی معبودانہ زندگی پر کامل موت آئے گی۔ یہی مژدہ سنا کر خدا تعالیٰ کا مقدس مسیح موعود دنیائے فانی سے رخصت ہوا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ حقہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۶)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۹۶

میں غلام احمد ولد ولی محمد صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن رلیوکے ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۲/۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۶ کنال مالیتی ۔/۸۵۰۰ روپے
۲۔ مکان واقع رلیوکے مالیتی ۔/۳۰۰۰ روپے
۳۔ ایک جھوٹی۔ ایک بھینس قیمت ۔/۳۰۰۰ روپے
۴۔ ٹیوب ویل میں ۱/۴ حصہ ہے قیمت ۔/۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ غلام احمد ساکن رلیوکے ڈاکخانہ بدوکے ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد معلم وقف جدید بدوکے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۷

میں قریشی انور لطیف تبسم ولد قریشی رحمت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اسوقت ۔/۱۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ قریشی انور لطیف تبسم متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۸

میں ہدایت علی ولد جلال دین صاحب۔ قوم مہر۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن فریدآباد ضلع شیخوپورہ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۲۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ہدایت علی ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۹

میں سلیم احمد ولد چوہدری محمد موسیٰ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد سندھ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سلیم احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۰

میں بشارت احمد چیمہ ولد چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشارت احمد چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ

مسل نمبر ۲۳۰۰۱

میں رفیق احمد بھٹی ولد محمد علی بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ رفیق احمد بھٹی متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

درخواست دعا

میرے بیٹے میاں حمیدالدین مرحوم ۲۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو فوت ہو گئے تھے احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز ان کے بچوں کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور مددگار ہو اور انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے آمین۔

(روشن الدین۔ گولبازار۔ ربوہ)

خوفناک
اپھارہ کی مجرب دواء
کے پیکٹ آج ہی منگوالیں۔ ایک پیکٹ سے گرتے ہوئے جانور کا اپھارہ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ چمن فارمولا۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر ذبیح ہومیو)
ربوہ فون ۲۰۶

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۸ اپریل ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔ (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال بہ سال ہماری قربانیوں میں اضافہ
احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے مخلص اور فدائی احباب ہر سال اپنی قربانیوں میں پے در پے اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر مسلسل محنت اور استقلال سے کام لیکر نہ صرف اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچاتے ہیں بلکہ وہ اپنے اس عہد کی تکمیل بھی کرتے ہیں جو انہوں نے موعود زمانہ کی بیعت کرتے وقت کیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے وہ صداقتِ احمدیت کا ایک روشن ثبوت دنیا کو مہیا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا نے فرمایا میرے پیاروں کا قدم نہ کبھی ایک جگہ ٹھہرے گا نہ پیچھے ہٹے گا بلکہ آگے بڑھے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی علیہ السلام کی جماعت کا قدم ہر سال آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس میں دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے، صداقتِ احمدیت کا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں سمجھ عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ رمئی ۱۹۷۳ء)

عہدیدار اصحاب خاص طور پر حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھیں اور کوشش فرماویں کہ اپنے اپنے حلقے میں (ان ایام میں بالخصوص) احباب سے لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ فراہم کر کے بروقت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کا دن جلد تر لے آئے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ عزیز جاوید محمود احمد ابن مکرم قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل کا نکاح ہمراہ عزیزہ موج تبسم صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم غلام حسن صاحب مرحوم مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر قرار پایا ہے نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے مورخہ ۵ رمارچ ۱۹۷۷ء کو کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ (برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

۲۔ مکرم مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب ابن مکرم مرزا غالب بیگ صاحب مرحوم (سابق درویش قادیان) آر اے بازار لاہور کا نکاح محترمہ سیدہ محمودہ صاحبہ بنت مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب دار النصر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۳ رمارچ ۱۹۷۷ء کو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دار النصر غربی نے پڑھا۔

جملہ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور قریشی (مربی سلسلہ) صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۲۴ رفروری ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمۂ دین ہونے نیز درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نصیر احمد شاد معلم وقفِ جدید چک 344/N.B پ۔ او چک 343/N.B بماسستہ دنیا پور ضلع ملتان)۔

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ماہنامہ الفرقان مارچ ۱۹۷۷ء جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی کو نہ ملے تو وہ ۳۱ رمارچ سے پہلے پہلے مطلع فرمائیں۔ اس صورت میں رسالہ دوبارہ بھجوایا جائے گا۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بیان فرمودہ تفسیر
کی
پانچویں جلد طبع ہو کر تیار ہو گئی!

الحمد للہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی پانچویں جلد جو سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک کی آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ بہترین کتابت۔ آفسٹ کی طباعت اور اعلیٰ جلد ہے۔ سویڈن سے منگوایا ہوا قرآنی پیپر استعمال کیا گیا ہے۔ حجم ۵۰۳ صفحات ہے۔

قیمت بیس روپے رکھی گئی ہے۔ احباب ادارۃ المصنفین سے طلب فرمائیں۔

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار فیل ہو جانے کی شکایت

ربوہ میں گزشتہ کئی دنوں سے بجلی کی رَو بار بار فیل ہو جاتی ہے۔ رات کے ابتدائی حصے میں جو کہ کھانے پینے اور لکھنے پڑھنے کا وقت ہوتا ہے بالخصوص یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے پبلک کو سخت دقت کا سامنا ہے۔

کئی بار متعلقہ محکمہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن تاحال اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ بجلی کے محکمہ کے ذمہ دار اعلیٰ حکام کو فوری طور پر اس شکایت کا تدارک کرنا چاہیئے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ (مینیجر)

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ۔ بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین عمدہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ۔ فلسفۂ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

نیز بطرز یسّرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

جائیداد
کی
خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس

پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴